خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 217 | جمعرات 29 جمادی الاول - 1418ھ 2 اخاء 1376ھش 2 اکتوبر 1997ء

مردم شماری کے بارے میں ضروری اعلان

تمام احباب جماعت (مرد و زن) ملک بھر میں 18- اکتوبر سے شروع ہونے والی مردم شماری میں بھرپور حصہ لیں۔ حسب قانون و قواعد تمام حاضر اور غیر حاضر افراد جماعت اپنے نام بمعہ بچگان مردم شماری میں درج کروائیں اور پوری کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی فرد اس سے باہر نہ رہے۔

(ناظر امور عامہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

متقی سچی خوش حالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے' جو دنیا دار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے' اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آ جاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیا دار کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں' بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 280)

خاندان حضرت بانی سلسلہ میں نکاحوں کی بابرکت تقریب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 31- جولائی 1997ء کو تین نکاحوں کا اعلان فرمایا جن میں سے دو خاندان حضرت بانی سلسلہ کے نکاح تھے اور ایک محترم محمود احمد صاحب امیر جماعت آسٹریلیا کی صاحبزادی کا نکاح تھا۔

حضرت صاحب نے اس موقع پر مختصر سے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ نکاح کے موقع پر جو ارشادات باری تعالیٰ پڑھے جاتے ہیں۔ ان سب کا تعلق تقویٰ سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنا زیادہ خدا کا خوف' تعلقات کے قیام میں ہو گا اتنی زیادہ خوشیاں نصیب ہوں گی۔ اور اتنی زیادہ نکاح کے تعلقات میں دونوں خاندانوں کے لئے برکتیں ہوں گی۔ پس خوف سے مراد اللہ کی رضا کے کھوئے جانے کا خوف ہے۔ اگر خدا کی رضا کا خوف ان معنوں میں ہو کہ کہیں وہ کھوئی نہ جائے اور ہمیشہ حاصل رہے تو یہ بات دونوں خاندانوں کو دنیا اور آخرت کی حسنات عطا کرتی رہے گی۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے ایجاب و قبول کروایا اور اس کے بعد دعا کرائی۔

نکاحوں کی یہ تقریب بیت الفضل لندن میں منعقد ہوئی اور احمدیہ ٹیلی ویژن نے اسے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس موقع پر خاندان حضرت بانی سلسلہ میں جن نکاحوں کا اعلان فرمایا وہ درج ذیل ہیں حضرت صاحب نے پہلے نکاح کے بارے میں فرمایا: یہ میرے بھتیجے اور بھانجے مرزا مسرور احمد صاحب (ناظر تعلیم) کی بیٹی عزیزہ مکرمہ امتہ الوارث فرح صاحبہ کا نکاح ہے جو عزیز فاتح احمد ابن محترم عبداللہ خان صاحب ڈاہری نواب شاہ (وفات یافتہ) سے 5 لاکھ روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔

دوسرا نکاح جس کا حضرت صاحب نے اعلان فرمایا وہ عزیزہ مکرمہ محمودہ ہما صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد کا عزیز مکرم عثمان احمد منگلا صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا صاحب امریکہ سے 21 ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر قرار پایا۔

عزیزہ مکرمہ صاحبزادی امتہ الوارث فرح صاحبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کی پوتی اور محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ (بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) اور محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی نواسی ہیں۔ جبکہ عزیز مکرم فاتح احمد صاحب محترم عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کے نواسے اور حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کے بھانجے ہیں۔

عزیزہ مکرمہ صاحبزادی محمودہ ہما صاحبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کے صاحبزادے حضرت مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی پوتی اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث کی نواسی ہیں۔ اور عزیز مکرم عثمان احمد منگلا صاحب امریکہ محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب (وفات یافتہ) کے نواسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ڈاکٹر سید آفتاب احمد صاحب ماہر امراض قلب آف پورٹ لینڈ امریکہ کی صاجزادی محترمہ سحر احمد صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے مورخہ 31- اگست 1997ء کو مکرم ابراہیم اکرام اللہ صاحب ظفر ابن مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر کے ساتھ بعوض 20000 ڈالر حق مہر پورٹ لینڈ میں فرمایا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں لائی گئی جس میں سینکڑوں معززین شہر نے شرکت کی۔ محترم شیخ صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

6- ستمبر کو مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر نے دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانہ پر اہتمام فرمایا جس میں جماعت احمدیہ کے عہدیداران اور احباب جماعت کے علاوہ دیگر غیر از جماعت معززین نے دور دور سے آکر شرکت فرمائی۔ محترم صاجزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت امریکہ بھی تقریب میں رونق افروز ہوئے اور اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔

ضروری اعلان

○ نظارت وقف عارضی کو ایسے بزرگ احباب و خواتین کی ضرورت ہے جو مختلف جماعتوں میں جا کر تربیت کا کام سرانجام دے سکیں۔ احباب اپنے نام نظارت وقف عارضی کو بھجوا دیں یا خود دفتر وقف عارضی میں حاضر ہو کر پروگرام طے کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

درخواست دعا

○ مکرم منظور احمد خان صاحب ولد کرنل (ر) احمد خان صاحب نوشہرہ صوبہ سرحد کا بیٹا پیدائش کے بعد سے یرقان میں مبتلا ہے۔ نومولود کا خون بھی تبدیل کیا جا چکا ہے۔ ابھی تک ہسپتال میں داخل ہے۔ نیز نومولود کی والدہ بھی بیمار ہیں۔ دونوں کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
2 روپے 50 پیسے		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2 اخاء 1376 ہش — 2 اکتوبر 1997ء

ہماری مشکلات اور مصائب کا حل

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ کو ہی اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا (-) خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اسکو پتہ بھی نہ لگے۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں اس کو کلام الٰہی کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں"۔

اس مختصر سے پیراگراف میں متعدد باتیں ایسی ہیں جن پر غور کرنے سے انسان اپنی زندگی کی حقیقت کو بھی سمجھ جاتا ہے اور زندگی بسر کرنے کے طریق پر بھی عبور حاصل کر لیتا ہے۔ سب سے پہلے تو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہونے اور حاجات رکھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ مشکلات اور مصائب ایک نسبتی چیز ہیں۔ ایک بات ایک شخص کے لئے مشکل ہے اور دوسرے کے لئے آسان۔ یا یوں کہہ لیجئے ایک شخص ایک بات کو مشکل سمجھتا ہے اور دوسرا شخص اس بات کو اس رنگ میں دیکھتا ہے کہ مشکل ہے بھی تو کیا۔ اور وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا اور جس مشکل کی پرواہ نہ کی جائے وہ یقیناً مشکل نہیں رہتی۔ یہی حال مصائب کا ہے۔ ایک بات ایک شخص کو مصیبت نظر آتی ہے اور دوسرا شخص اس میں سے اس طرح گذرتا ہے کہ گویا اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ بات کیا تھی یا کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہنستا کھیلتا اس میں سے گذر جاتا ہے۔ اسی طرح حاجات بھی نسبتی چیز ہیں ایک شخص کی حاجات کچھ اور ہیں۔ دوسرے شخص کی حاجات کچھ اور ہیں۔ کسی کی کم ہیں اور کسی کی زیادہ۔ کوئی معمولی معمولی باتوں سے سمجھتا ہے کہ اس کی تمام حاجات پوری ہو رہی ہیں اور کوئی بہت بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کرنے کے باوجود پریشان رہتا ہے کہ اس کی حاجات پوری نہیں ہوتیں۔

یہ سب باتیں نسبتی باتیں ہیں لیکن بہرحال درجہ بدرجہ سب کے ساتھ ان کا تعلق ہے اور سب چاہتے ہیں کہ ان کا کوئی حل ہونا چاہئے۔

جہاں تک مشکلات اور مصائب کے حل کا تعلق ہے یا حاجات کے پورے ہونے کا تعلق ہے کہا جاسکتا ہے کہ جو ان مشکلات مصائب اور حاجات کا منبع ہے اگر اسی کی طرف رجوع کر لیا جائے تو یقیناً یہ سب باتیں حل ہو جاتی ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان کا منبع خدا تعالیٰ ہے۔ خدا تعالیٰ کے قوانین قدرت کو توڑیں تو مشکلات اور مصائب پیدا ہوتی ہیں اور ان قوانین قدرت کی پرواہ نہ کریں تو ہم اپنی حاجات کے متعلق بھی پوری طرح سمجھ نہیں پاتے۔ اور خدا تعالیٰ منبع ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے ان تمام باتوں کو ملیامیٹ بھی کر سکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو ہمیں ان میں پہلے سے زیادہ ملوث بھی کر سکتا ہے۔ لیکن وہ ایسا کس طرح کرتا ہے۔ اس طرح کہ جو اس سے ڈرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے قوانین قدرت پر عمل کرتا ہے اس کے لئے تو یہ مشکلات اور مصائب کم ہو جاتے ہیں اور جو اس سے ڈرتا نہیں اور اس سے محبت نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب کی دلدل میں دھکیلتا چلا جاتا ہے۔ مشکلات اور مصائب میں ایک خاص بات جو اس جگہ حضرت صاحب نے بیان فرمائی ہے وہ معاش کی تنگی ہے معاش کی تنگی بھی ایک نسبتی چیز ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ غریب سے غریب آدمی بھی مطمئن ہے اس کے پاس وسائل بہت کم ہیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور امیر سے امیر آدمی بھی سمجھتا ہے کہ اس کی ضروریات پوری ہی نہیں ہو رہیں۔ اور پریشان حال رہتا ہے۔ گویا کہ یہ بھی ایک نسبتی چیز ہے اور ایسی نسبتی چیزوں کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری نظر خدا تعالیٰ کی طرف ہو اگر ہمارے پاس کم ہے اور ہم زیادہ چاہتے ہیں تو وہی دینے والا ہے اگر ہمارے پاس زیادہ کچھ ہے اور ہمیں تسکین حاصل نہیں ہے تو یہ تسکین بھی وہی دینے والا ہے۔ اور وہ خود فرماتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے یعنی جو اس سے ڈرے بھی اور اس سے محبت بھی کرے جس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اس کے قانون قدرت کو سامنے رکھتا ہوا اپنی زندگی بسر کرے اس کے لئے ہر مشکل میں سے باہر نکلنے کی ایک راہ پیدا کر دیتا ہے۔ ایسا انسان یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ راہ کس طرح پیدا ہوئی لیکن چونکہ سب راہیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اس لئے جب وہ چاہتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے یہ راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا نے ہمارے لئے یہ کام کر دیا تو دراصل کہنا یہ مقصود ہوتا ہے کہ خدا نے ہمارے لئے اس کام کے مکمل ہو جانے کے اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ اور وہ اسباب ایسے طریق پر پیدا ہو جاتے ہیں کہ ہم سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اسی سلسلے میں حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ رزق بھی اسی طرح دے دیتا ہے۔ ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا لیکن کسی نہ کسی رنگ میں وہ ہمارے رزق کا انتظام کر دیتا ہے ہاں جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے وہ ایسا کرتا اس کے لئے ہے جو اس سے ڈرتا بھی ہے اور اس سے محبت بھی کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے اسی سلسلے میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس دنیا میں انسان سب سے زیادہ سکھ اور آرام چاہتا ہے اور اگر ہم سکھ اور آرام کے متعلق سوچنے لگیں تو یہ بات فوری طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ ہر شخص کا سکھ اور آرام مختلف باتوں سے منسلک ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے وہ غریب آدمی جس کے پاس کوئی وسائل نہیں ہیں آپ اسے مطمئن پاتے ہیں وہ سکھ اور آرام کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ پس یہ بھی خدا تعالیٰ کی دین ہے۔ جو کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی انسان سکھ اور آرام محسوس کرے۔ اور اس بات کی بھی خدا تعالیٰ ہی سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر اس نے بہت کچھ دیا ہے اور ہمیں سکھ اور آرام نہیں ملا تو وہ ہمیں سکھ اور آرام عطا فرمائے اس کی عطا منسلک ہے اس سے ڈرنے اور اس سے محبت کرنے سے۔ یعنی تقویٰ اختیار کرنے سے۔

معلوم ہوا کہ یہ ساری باتیں نسبتی ہیں۔ اور یہ ساری باتیں منسلک ہیں تقویٰ سے۔ اگر ہم حقیقی طور پر تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں تو ہماری مشکلات اور ہمارے مصائب بھی دور ہو جائیں ہماری حاجات بھی پوری ہو جائیں۔ ہمیں معاش کی تنگی بھی نہ رہے اور دوسری ہر قسم کی تنگی سے بھی ہمیں راہ نجات مل جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہی مخرج پیدا کرنے والا ہے اور اسی کے در پر ہمیں جھکنا چاہئے۔ اسی کے در پر جھک کر ہم جب اس سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہماری مشکلات اور ہمارے مصائب کو دور فرمائے اور ہماری حاجات کو پورا فرمائے تو وہ یقیناً ہمارے لئے ایسا کرتا ہے۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں اور خدا تعالیٰ سے مانگیں اور ایسا کرنے کو حضرت صاحب نے صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ کا نام دیا ہے۔ پس سیدھے راستے پر چلنا ہی انسانی زندگی کو بہتر اور معتبر بنا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ سیدھے راستے پر چلیں۔

زندگی تیری عطا ہے، موت بھی تیری عطا
یہ حقیقت ہے مری تسکینِ دل کا آسرا
سبز پتہ جس کو رہنا تھا۔ زمیں پر آ گرا
خشک پتہ ٹوٹنے سے بچ کے، وابستہ رہا
ہے یہی قانونِ قدرت پر تصرّف کی دلیل
اور یہی اک بات دیتی ہے خدائی کا پتہ

ابو الاقبال

یادرفتگان

محمد یوسف بقاپوری

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب

(زراعتی ماسٹر)

خاکسار 55-1954ء میں ساتویں جماعت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل ہوا۔ ان دنوں ہم کراچی سے آئے تھے۔ مرکز نیا نیا بنا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خواہش تھی کہ مرکز جلد آباد ہو۔ محلہ دارالرحمت شرقی جو محلہ س کہلاتا تھا اس میں ہماری رہائش تھی۔ ان دنوں میں حساب کے مضمون میں کمزور تھا۔ میرے داداجان حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے حساب پڑھانے کے لئے زراعتی ماسٹر صاحب سے ٹیوشن پڑھانے کی درخواست کی۔ وہ ان کی بات کو نہ ٹال سکے۔ شام کو ایک ڈیڑھ گھنٹہ بیت الذکر میں پڑھاتے۔ تین چار اور طالب علم بھی آجاتے۔ ان کے پڑھانے کا انداز بہت پیارا تھا۔ حساب کے سوالات بورڈ پر حل کراتے۔ اور پھر اسی قسم کا سوال طلبہ کو حل کرنے کے لئے دیتے۔ بس صرف ہندسے ہی تبدیل ہوتے تھے۔ جس نے سوال حل کر لیا۔ اس کے متعلق علم ہو جاتا تھا۔ کہ وہ سوال سمجھ گیا ہے۔ اس کو شاباش دیتے۔ طبیعت میں سختی تھی۔ لیکن وہ سختی وقتی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ ایک طالب علم کو آپ نے سزادی۔ بعد میں افسوس بھی ہوا۔ اور استغفار کرتے رہے۔

میرا قیام عرصہ تقریباً دو سال رہا۔ آٹھویں جماعت پاس کر کے ابھی نویں کلاس میں ہی آیا تھا کہ کراچی چلا گیا۔ میٹرک 1958ء میں کراچی بورڈ سے کیا۔ حساب کے مضمون میں ایسا پختہ ہوا۔ کہ میٹرک کے امتحان میں اس مضمون میں اعزاز حاصل کیا۔ یہ ان کے پڑھانے کا انداز تھا۔ اس کے بعد عرصہ تک ان سے نہ ملنا ہوا۔ پھر ملازمت کی وجہ سے کراچی سے اسلام آباد منتقل ہوا۔ بطور زعیم اعلیٰ کئی مرتبہ مرکز جانے کا اتفاق ہوا۔ کئی مرتبہ سرراہے ملاقات ہوئی۔ ہم دور سے ہی آپ کو پہچان لیتے۔ ہاتھ میں سوٹی' سر پر پگڑی' اور لال داڑھی' اب چہرے پر ضعیفی کے آثار تھے۔ خوب پیدل چلتے تھے۔ میں ہر مرتبہ اپنا تعارف کراتا تھا۔ بہت خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ اب جب ان کی وفات کی اطلاع ملی۔ تو پچھلا زمانہ یاد آگیا واقعی وہ ایسے استاد تھے جو شاگردوں سے محبت رکھتے تھے۔ اور مشنری جذبہ کے ساتھ پڑھاتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ ان کو جنت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔

آپ کا خط ملا

مکرم میاں قمر احمد صاحب مربی سلسلہ بھان امید علی ورک ضلع خوشاب سے لکھتے ہیں۔

مکرم محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل

محترمہ سیدہ آپا بشریٰ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے) کی سیرت پر بہت سے مضامین الفضل میں شائع ہو رہے ہیں بے شک آپ ان نافع الناس وجودوں میں سے ایک تھیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی بڑی ہی خاموشی کے ساتھ خدمت دین کی اور زندگی بھر عاجزی وانکساری اور درویشی کو اپنا شعار بنایا۔

پچھلے دنوں الفضل میں آپ ہی کی سیرت پر ایک مضمون "میری ماں میری مربی" کے عنوان سے شائع ہوا۔ جس میں آپ کے حالات زندگی پڑھ کر واقعی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ایک بزرگ خاتون تھیں۔

خاکسار کا آپا سیدہ بشریٰ صاحبہ سے براہ راست کوئی ذاتی تعلق تو نہیں البتہ یہ کہ آپ کے بیٹے سید حسین احمد صاحب جب جامعہ سے فارغ ہوئے تو ان کی پہلی پوسٹنگ ہمارے شہر وزیر آباد ہوئی سو "مربی صاحب کی امی" کے نام سے واقفیت تھی لیکن مربی صاحب کی زبانی آپ کے عادات وخصائل شخصیت طبیعت سے ہم واقف ہو چکے تھے اور مربی صاحب اکثر اوقات یہ کہا کرتے تھے کہ آج میں جس مقام پر پہنچا ہوں یہ سارا میری ماں کی دعا اور تربیت کا ہی پھل ہے ورنہ مجھ جیسا انسان یہاں تک نہ پہنچ پاتا۔

یہ ان دنوں کی بات ہے کہ خاکسار کی والدہ وزیر آباد کی صدر لجنہ تھیں سیدہ آپا ہمارے ہاں آئیں اور بہت ہی محبت اور شفقت کا سلوک کیا اور پھر بعد میں خطوط کے ذریعے رابطہ بھی رکھا اور کئی جماعتی امور میں بھی راہنمائی فرمایا کرتیں۔

آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ ہمیں تحفے بھی بھجوایا کرتی تھیں اور ایک مرتبہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کا ایک تبرک بھی بطور تحفہ بھیجا۔

انسان پھول کی خوشبو سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ پھول جس کی خوشبو آرہی ہے کتنا حسین ہے۔ خاکسار مربی صاحب سید حسین احمد کا سب سے پہلا شاگرد ہے اور آپ کے زیر تربیت رہنے کی وجہ سے دس سال کی عمر میں ہی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن یہ کہوں گا وہ اثر مربی صاحب کے توسط سے اس مربی ماں کا تھا جس نے ایک چھوٹے سے بچے کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور آج خدا کے فضل سے میں بحیثیت مربی سلسلہ خدمت دین کر رہا ہوں۔ وہ وجود آج ہم میں موجود تو نہیں مگر اس کی خوشبو جہاں جہاں بھی جائے گی جس فضا کو بھی معطر کرے گی وہ ایک صدقہ جاریہ کے طور پر رہے گی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی بارگاہ رحمت میں جگہ دے۔

ذرائع ابلاغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کے قارئین تمام دنیا کی خبروں سے آگاہ رہنا چاہتے ہیں۔ اتفاق کریں یا نہ کریں معلوم ضرور کرنا چاہئے کہ لوگ کیا کر رہے ہیں بی بی سی کی ایک خبر کو روزنامہ پاکستان نے یوں شائع کیا (ادارہ)

بھارت میں ایک بابری مسجد شہید ہوئی پاکستانی مسلمانوں نے درجنوں مندر گرادیئے

پاکستانی پرچم میں اقلیتوں کا رنگ موجود ہے مگر حقوق نہیں ہیں' بی بی سی

پاکستانی ہندو ملک چھوڑنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں سو ابھی تک بھارت کو ہی اپنا وطن قرار دیتے ہیں

مسیحی 30 سال تک تو آرام سے رہے مگر اب مذہبی جنون کا نشانہ بننا شروع ہو گئے ہیں

اقلیتی خاتون چاہے شادی شدہ ہی کیوں نہ ہو اسے اغوا کر کے مسلمان سے نکاح کرادیا جاتا ہے

خاکروب سب کے سب مسیحی ہیں البتہ پارسی مزے میں ہیں ہم نے بہت کمایا' بہرام آواری

سکھوں کی اب خاصی عزت کی جانے لگی ہے

قادیانیوں کی اکثریت ملک چھوڑ چکی ہے

حکومت اقلیتوں کے خلاف قانون پر قانون بنائے جارہی ہے اس کے باوجود نئی نسل کو پاکستان پر فخر ہے

بھارت میں مسلمانوں پر شک کیا جاتا ہے تو وہ خود بھی اس کے ذمہ دار ہیں پاکستان کے گن گاتے ہیں

بھارتی مسلمانوں کی نئی نسل کو ادراک ہو گیا ہے کہ ان پر ظلم کا باعث قیام پاکستان بھی ہے' بی بی سی

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) بی بی سی نے الزام لگایا ہے کہ بھارت میں تو صرف ایک بابری مسجد شہید ہوئی لیکن پاکستان میں مسلمانوں نے اس کا بدلہ لینے کے لئے درجنوں مندر گرادیئے اور حکومت کے کارندے خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔ یہ آج تک ایک حساس مسئلہ ہے پاکستان میں ہندوؤں کی آبادی بہت کم ہے ان میں سے بھی کئی سامان باندھے تیار رہتے ہیں کہ کب موقع ملے وہ بھارت یا کسی دوسرے ملک چلے جائیں کیونکہ ان کے بقول پورے معاشرہ میں انہیں دوسرے درجے کا شہری خیال کیا جاتا ہے۔ بی بی سی کے پروگرام ہندو پانی مسلم پانی کے مطابق لوگوں کا کہنا ہے کہ ملک میں عیسائیوں کی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ قیام پاکستان کے لگ بھگ 30 سال تو وہ مسلمانوں کے ساتھ آرام سے رہ رہے تھے لیکن پچھلے دس پندرہ سالوں میں وہ مذہبی جنون کا شکار بننے لگے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ سماجی اور سیاسی اعتبار سے ان کے حقوق کم سے کم تر ہوتے چلے جارہے ہیں ایک عیسائی نے الزام لگایا کہ ایک اقلیتی خاتون کو چاہے وہ شادی شدہ ہو اسے اغواء کیا جاتا ہے تو اسی دن مسلمان بنا کر نکاح کر دیا جاتا ہے بی بی سی کے مطابق پاکستان میں ہر اقلیتی فرقہ اتنا بدحال نہیں۔ پارسی جن کی تعداد چند ہزار ہے خوشحال اور مطمئن ہیں۔ کراچی میں کئی ہوٹلوں کے مالک اور معروف شخصیت بہرام آوری نے کہا کہ ہم یہاں بڑے آرام سے رہ رہے ہیں۔ ہم نے بہت پیسہ کمایا ہے۔ اور ہم مزے میں ہیں اگرچہ تقسیم کے وقت مسلمان اور سکھوں کے درمیان زبردست کشیدگی تھی لیکن آج سکھوں کی پاکستان میں کافی عزت کی جاتی ہے تاہم تعصب صرف ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف ہی نہیں ہے بلکہ ان مسلمانوں کے خلاف بھی ہے جن کے باپ دادا پہلے ہندو ہوا کرتے تھے دوسری بھارت میں مسلمانوں کی نئی نسل کو یہ احساس شدت سے ہے کہ ان کے ساتھ اگر کوئی زیادتی ہو رہی ہے تو اس کی ایک وجہ پاکستان کا قیام ہے بی بی سی کے مطابق اگر بھارت میں اب بھی مسلمانوں کو عام طور پر شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے تو اس کے ذمہ دار وہ خود بھی ہیں ان پر عام طور سے طنز کیا جاتا ہے کہ وہ رہتے بھارت میں ہیں اور گن گاتے ہیں پاکستان کے بلا جھجک تقسیم کے وقت کی نسل کی اکثریت پاکستان نواز ہے لیکن یہی بات پاکستانی ہندوؤں میں بھی دیکھی گئی بلکہ نئی نسل کے لوگ بھی لاشعوری طور پر بھارت کو اپنا ملک کہہ کر پکارتے ہیں بی بی سی کے مطابق پاکستان کی اقلیتیں قومی دھارے میں نہیں ہیں پاکستان کے جھنڈے میں سفید رنگ کی پٹی تو ان کے نام پر موجود ہے لیکن کبھی بھی ان کے حقوق نہیں دیئے گئے اور پاکستانی معاشرے میں ان کے خلاف امتیاز برتا جاتا ہے پاکستان میں جتنے بھی خاکروب یا صفائی کرنے والے ہیں وہ سب کے سب عیسائی ہیں لیکن ہندو اقلیت ہونے کے باوجود بڑے آرام سے رہتے ہیں ایک پادری نے اعتراف کیا کہ پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت اقلیتوں کی دوست ہے اور اقلیتوں کے احتجاجی جلسوں میں ان کے ساتھ ہوتے ہیں اسی طرح بھارت کے ہندوؤں کی اکثریت مسلمانوں کو پاکستان نہیں دھکیلنا چاہتی پاکستان میں ایک اقلیتی رہنما نے کہا کہ حکومت اقلیتوں کے خلاف قانون پر قانون بناتی جارہی ہے انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے الزامات لگائے دیئے جاتے ہیں بی بی سی کے مطابق ان تمام مشکلات کے باوجود پاکستانی اقلیت کی نئی نسل اپنے آپ کو پاکستانی سمجھتی ہے اور اس پر فخر بھی محسوس کرتی ہے۔ بی بی سی کے مطابق قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں وہ حکومت کے ایک قانون کے تحت کافر اور بھارت میں مسلمان ہیں بہت سے قادیانی حکومتی اقدامات کی وجہ سے ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں جو پاکستان میں رہتے ہیں وہ بہت سہمے ہوئے رہتے ہیں ان کے خلاف بڑے عجیب قسم کے قانون ہیں بی بی سی کے مطابق مذہب خدا اور انسان کے درمیان ایک رشتہ ہے اور حکومت کا شاید اس سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔

(روزنامہ پاکستان لاہور 15- ستمبر 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری خالد سیف اللہ خان- نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوب آسٹریلیا

مشتری کی سطح اور فضا کا احوال

مشتری جسے انگریزی میں Jupiter کہتے ہیں ہمارے نظام شمسی کا سب سے بڑا کرہ ہے۔ توہم پرست لوگ ہر بڑی چیز کو خدا سمجھ بیٹھتے ہیں۔ یہی حال کسی زمانہ میں رومیوں کا تھا۔ چنانچہ رومی لوگ مشتری کو دیوتاؤں کا دیوتا (God of gods) یا دیوتاؤں کا بادشاہ (King of gods) کہا کرتے تھے۔ اب اس کے بارہ میں کچھ خبریں ملی ہیں جو گلیلیو خلائی جہاز نے وہاں سے روانہ کی ہیں۔

سائنس دانوں کو تجسس تھا کہ پتہ کریں مشتری کی فضا کیسی ہے اور اس کی سطح پر پانی ہے یا نہیں۔ چنانچہ دو سال قبل گلیلیو نے موسم کا حال معلوم کرنے والے جو آلات مشتری پر اتارے تھے انہوں نے جو تصویریں بھجیں ان سے سائنس دانوں نے اندازہ لگایا کہ مشتری پر پانی موجود نہیں ہے۔ گلیلیو اس وقت سے مسلسل مشتری کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے اور مسلسل تصویریں بھیج رہا ہے۔ چنانچہ ماہرین کے مطابق (یہ تصویریں اخباروں میں چھپی ہیں) ان میں سخت گرم پانی کے بادل صاف نظر آتے ہیں۔ یہ بادل متعدد تہوں کی شکل میں ہیں۔ ہر تہہ کی موٹائی مختلف ہے۔ بادلوں کا رنگ سرخ ہے جیسے دور کہیں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔ کیلی فورنیا کی Jet Propulsion Laboratory کے سائنس دان کہتے ہیں کہ دو سال قبل پانی نظر نہ آنے کی وجہ یہ تھی کہ ہمارا ننھا موسمی سٹیشن (Whether Station) مشتری کے ایسے مقام پر گرا تھا جہاں اس وقت موسم خلاف معمول صاف اور خشک تھا۔

ان تصاویر کے مطابق مشتری کے اوپر کوئی سو کلومیٹر ایمونیا Ammonia کے بادل ہیں جن میں گھسا نہیں جا سکتا۔ اومنیا کے بادلوں کے نیچے کہیں کہیں سفید پانی کے بادل ہیں جو تیزی سے بھاگتے پھرتے ہیں گویا شدید طوفان کی زد میں ہوں۔ ان طوفانوں کی موٹائی بھی 65 تا 100 کلو میٹر تک ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ گو بادل تو پانی کے ہیں پر نہ گرجتے ہیں اور نہ برستے ہیں۔ ان تصویروں میں نہ بارش کے آثار نظر آئے ہیں نہ بجلی کی چمک کے۔ بارش نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مشتری کی فضا (Atmosphere) زمین جیسی نہیں ہے بلکہ ایک ایسے برتن کی طرح ہے جس کا پیندا نہ ہو۔ اس لئے زمین کی طرح بارش سمندروں پر نہیں برستی بلکہ مشتری کے اندرونہ میں جو آگ بھڑک رہی ہے اس کی وجہ سے اس کے سیدھے بخارات ہی بنتے ہیں اور پھر کثیف ہو کر پانی میں بدل جاتے ہیں گویا گرم پانی کا ایک بہت بڑا حمام ہو۔

مشتری کے ارد گرد گیسوں کا اتنا بڑھ گھیرا ہے کہ اس نے اپنے مدار میں درجنوں چاندوں کو گھیر رکھا ہے۔ ان میں آکسیجن اور ہائیڈروجن بھی ہیں جو باہم مل کر پانی بناتی ہیں۔ اور سلفر اور کاربن کی بھی کثیر مقدار ہے۔ غالباً یہ عناصر وہاں دمدار ستارے (Comets) لائے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ زمین پر بھی یہ عناصر اس کی زندگی کی ابتداء میں اسی طرح باہر سے پہنچے ہوں۔ یہ گیسیں بھی تیزی سے حرکت کرتی نظر آتی ہیں تقریباً ایسے ہی جیسے زمین کے اوپر۔ لیکن مشتری کے فضائی طوفان ہماری زمین کی طرح نہیں ہیں جو آئے اور گزر گئے۔ بلکہ جب چلنے پر آتے ہیں تو ہزاروں سال تک چلتے چلے جاتے ہیں۔ مشتری کی فضا مختلف علاقوں میں مختلف ہوتی ہے کہیں نم اور کہیں خشک۔

(بحوالہ سڈانی مارننگ ہیرلڈ 7۔ جون 1997ء)

پچھلے دنوں امریکہ کے Pathfinder نے مریخ کی سطرح کا حال بھی سنایا کہ وہاں کی مٹی لوہے کی آمیزش کی وجہ سے سرخ ہے۔ سطح پر چھوٹے بڑے لاتعداد پتھر بکھرے پڑے ہیں۔ موسم شدید سرد اور خشک ہے۔ شہب ثاقب بموں کیطرح اس کی سطح پر ہر وقت ٹکراتے رہتے ہیں۔ دن کو درجہ حرارت منفی 12 ڈگری ہے تو رات کو منفی 76۔ ہوا کا دباؤ صرف 75ء ملی بار ہے جبکہ زمین پر اوسط دباؤ اس سے 150 گنا زیادہ یعنی 25ء1013 ملی بار ہے۔ اتنے کم دباؤ پر نہ تو کوئی کام ہو سکتا ہے نہ سانس لیا جا سکتا ہے۔ کچھ ایسا ہی حال چاند کی سطح کا چاند پر جانے والوں سے بھی سن چکے ہیں۔ نظام شمسی کے دوسرے کروں اور ہماری کہکشاں کے اکثر کروں کی سطح کا بھی یہی حال نظر آتا ہے۔ اگر یہی حال زمین کی سطح کا ہوتا تو ہمارا وجود کہاں ہوتا۔ ہمارے جسم اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زمین کو تمام قوتیں ودیعت کر دی گئی ہیں اور سطح زمین کو عین ہمارے مناسب حال بنایا گیا ہے۔ دوسرے کروں کے مقابلہ میں زمین ایسے لگتی ہے جیسے پتھروں کے پہاڑ میں کوہ نور ہیرا۔ چنانچہ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانوں کے بیان میں سطح زمین کا بھی ذکر فرمایا ہے جیسے فرمایا یعنی کیا دیکھتے ہیں نہیں کہ زمین کسی طرح بچھائی گئی ہے اور ہموار کی گئی ہے۔ سطح زمین کو قابل رہائش بنانے میں اس کی فضا' ہوا' پانی' مٹی' پہاڑ' سمندر' اس کے مدفون خزائن اور اس پر موجود عناصر اور ان کا صحیح تناسب' باہمی تعلق' سبھی اپنا مفوضہ کردار ادا کرتے ہیں۔ اب جوں جوں مریخ کی سطح کا حال معلوم ہو رہا ہے زمین کی سطح قدر و قیمت اتنا ہی ابھر کر سامنے آتی ہے۔ اور اس موازنہ سے یہ حکمت سمجھ آتی ہے کہ خدا نے بطور خاص سطح زمین کا ذکر بطور انعام کیوں کیا ہے ورنہ ہم تو بچپن سے یہی سنتے آئے تھے کہ جیسی ہماری زمین ہے ایسے ہی دوسرے کروں وغیرہ کی زمین ہے اور چودہ سو سال پہلے سطح زمین کی قدر و قیمت کا اندازہ کون کر سکتا تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 19۔ ستمبر 1997ء)

یاد رفتگان

محمد شریف خالد

سید محمد مصدّق احمد شاہ صاحب

سید محمد مصدق احمد شاہ صاحب ساکن دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ 97-2-17 بعمر 69 سال اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ جو کچھ اس پر ہے فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے جلال اور اکرام والے رب کی ہستی باقی رہنے والی ہے۔ آپ مورخہ 28-2-6 کو بمقام ٹبہ بوٹے شاہ نزد دیونہ جلیانی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ اور فروری کے مہینہ میں ہی 69 سال گیارہ دن بعد کوچ کر گئے۔ آپ ایک عرصہ سے ربوہ میں دوسری بیوی کے ساتھ مقیم تھے۔ اور اس ازدواجی سلسلہ سے ان کے تین بیٹے ہیں۔ آپ کی پہلی بیوی بھی اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سمیت حیات ہیں۔ اور یہ سب بچے بھی اپنے اپنے رنگ میں زندگی کی دوڑ میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان سب کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اور سب خوشحال ہیں۔ دوسری بیوی سے تینوں بیٹے تاحال غیر شادی شدہ ہیں اور اپنی والدہ کے ساتھ دارالعلوم غربی ربوہ رہائش پذیر ہیں۔

شاہ صاحب موصوف وجیہ اور خوب سیرت ہونے کے ساتھ ساتھ خوش باش اور خوش گفتار بھی تھے۔ انہیں کبھی کسی نے پریشان نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی انہوں نے کبھی تنگی یا کسی تکلیف کا شکوہ کے رنگ میں ذکر کیا۔ آپ وجاہت اور وقار کا نمونہ تھے۔ احمدیت کے شیدائی تھے۔ عبادات کے ساتھ ذکر الٰہی میں مگن رہتے تھے۔ باطنی صفائی کے ساتھ ساتھ ظاہری صفائی میں خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ سادہ اور صاف لباس پہنتے تھے۔ اور دوسروں کو خوش لباس دیکھ کر مسرت کا اظہار کرتے تھے۔ خوشبو لگاتے تھے۔ اور بعض اوقات جیب سے شیشی نکال کر اہل مجلس پر بھی اس کو چھڑک کر بوستان بنا دیتے۔ آپ نے بڑی باوقار زندگی گزاری ہے اور سوال کرنے سے ہمیشہ گریز کیا ہے۔ علم دوست تھے۔ اور عالم باعمل۔ ربوہ کی بیت مبارک میں اکثر اوقات جب تک کہ ایسا کرنا ان کے لئے ممکن تھا التزام کے ساتھ چاشت کی عبادت کرتے۔ اور اگر اس کیفیت کا ذکر کرنا پڑتا تو کہتے کہ جام چڑھانے گیا تھا۔ یا جا رہا ہوں۔

آپ نے کچھ عرصہ وقف جدید میں بھی کام کیا تھا۔ اور وہیں سے بایو کیمک طریق علاج سیکھا تھا۔ اور اسی کو اپنائے رکھا۔ اپنا علاج بھی اسی سے کرتے۔ دوستوں کا بھی اور دوسرے مریضوں کا بھی جو کہ آپ کی بایو کیمک کی مہارت سے زیادہ آپ کی بزرگی کے زیر اثر آپ سے دوا لیتے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ چاہتا شفا عطاء فرما دیتا۔

آپ دوستوں کے دوست تھے اور کسی کو بھی دشمن نہیں سمجھتے تھے۔ اپنے ڈھب کی زندگی میں بڑی باقاعدگی سے عمل پیرا تھے۔ آپ کو جماعت کے بانی اور آپ کے جانشینوں کے ساتھ انتہائی عقیدت تھی۔ جس میں خلوص اور اخلاص کے نگینے دمکتے تھے۔ آپ میں ممنونیت بدرجہ اتم تھی۔ جس کے اظہار پر سننے والا پریشان ہو جاتا تھا۔ لیکن اظہار ممنونیت ان کی فطرت کا حصہ بن چکا تھا۔ اور اس میں بناوٹ کا کوئی شائبہ نہ تھا۔

آپ حتی الوسع بشرطیکہ دوسرے لوازم روک نہ ہوں۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی رونق افروز ہوتے اور جامعہ بھی آپ کا قدر دان تھا۔ اس اعزاز کی آپ کو بہت قدر تھی۔ اور اپنی انکساری کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ میں گلیاں دا روڑا کوڑا محل بسایا سائیاں (میاں محمد بخش)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لواحقین کو ان کے نیک اطوار کو اپنانے اور شعار بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31282 میں بشریٰ بیگم بیوہ محمد حسین صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالشکر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-3-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالشکر ربوہ مالیتی چار لاکھ روپے (2) زیورات طلائی پانچ تولہ مالیتی پچیس ہزار روپے (3) ترکہ خاوند زرعی زمین ایک کنال واقع چک نمبر 471 گ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی پچیس ہزار روپے (4) ترکہ والدین زرعی زمین پانچ کنال واقع چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی ساٹھ ہزار روپے (5) والدین سے ملنے والی زمین سے آمد کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 575 روپے ماہوار

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر نذیر احمد مظفر

باڈی بلڈنگ

باڈی بلڈنگ ایک نہایت ہی مفید مشغلہ ہے۔ جس کے ذریعے جسم مضبوط اور خوبصورت شکل اختیار کرلیتا ہے۔ جسم امراض کے حملہ کے دفاع کے لئے قوی تر ہو جاتا ہے مضبوط قوت ارادی و خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اس مشغلہ میں ایک نوجوان کی توجہ اپنی صحت اور جسم کے بنانے سنوارنے پر مرکوز رہتی ہے۔ اور وہ اپنی ذہنی و جسمانی توانائیوں کو منفی راہوں کی بجائے مثبت راہوں پر صرف کرتا ہے۔ باڈی بلڈنگ سے بالخصوص ہمارا نوجوان طبقہ بہت ہی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں ایک نوجوان کی جو خصوصیت بیان کی ہے وہ اس کا "قوی" اور "امین" ہونا ہے۔ قوی بننے کے لئے اس کا امین بننا لازم ہے۔ یعنی امانتوں کی حفاظت اور خیانتوں سے بچنا۔ جہاں جسمانی اعتبار سے قوی الجثہ اور مضبوط باڈی کا مالک بننے کے لئے امین ہونا شرط اول ہے اسی طرح روحانی لحاظ سے یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائیگا

ہر اہم کام کے آغاز سے پہلے ضروری ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک اچھی نیت اور مقصد متعین کریں۔ کیونکہ آپؐ نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ پس ایک باڈی بلڈر کو یہ مشغلہ اپنانے سے پہلے اس کے اعلیٰ مقاصد کو نہ صرف متعین کرلینا چاہئے بلکہ عملی زندگی میں ہمیشہ ان پر عمل پیرا بھی رہنا چاہئے۔ باڈی بلڈر کو آغاز سے قبل اپنے ذہن میں یہ بات بخوبی راسخ کرلینی چاہئے کہ وہ اسے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے استعمال میں لائے گا۔ باڈی بلڈر کے پیش نظر یہ مقصد ہونا چاہئے کہ وہ اپنی طاقت کو ظلم کی سرکوبی اور مظلوموں کی حمایت میں استعمال کرے گا۔ کمزوروں کا بوجھ اٹھائے گا۔ ضعیفوں اور ناتوانوں کا سہارا بنے گا۔ اپنی جسمانی توانائیوں کو معاشرے کی فلاح و بہبود کے کاموں کے لئے صرف کرے گا۔ اپنی جسمانی قوت کی بدولت ہمیشہ حق کی حمایت کرتا رہے گا۔ دینی کاموں بالخصوص مجلس کے کاموں وقار عمل وغیرہ و دیگر رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض نوجوان باڈی بلڈنگ تو سیکھتے ہیں مگر مذکورہ بالا اعلیٰ وارفع مقاصد کے برعکس ان کے مقاصد یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر دوسروں سے لڑیں گے۔ اور اپنی طاقت اور بڑائی کا مختلف حیلوں بہانوں سے مظاہرہ کریں گے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑتا اور روندتا ہے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض ایسے نوجوان جو اس مشغلہ کو اس نیت سے اپناتے ہیں وہ آئے دن لڑائی جھگڑوں کی جستجو میں رہتے ہیں اور اس طرح اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ جھگڑوں میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑاتے ہیں۔ یہ امر نہایت قابل افسوس ہے کہ ایک مفید شئے جس سے دین اور دنیا دونوں سنور سکتے ہیں کو منفی راہوں پر لگا کر انسان معاشرے کے لئے بجائے ایک مفید وجود بننے کے لئے ایذا رساں وجود بن کر ابھرے۔ اور معاشرے کو دکھوں سے نجات دلانے کی بجائے ان میں اضافہ کا باعث بنے۔

یہ بھی ہمارے مشاہدہ کی بات ہے کہ بعض باڈی بلڈر اپنے جسم کو بنانے میں حد اعتدال کو عبور کرکے کتاب حکیم کے اس واضح ارشاد یعنی اسراف سے بچو کے خلاف چلتے ہیں۔ یعنی وہ کھانے پینے کے معاملہ میں اس قدر کھاتے ہیں کہ جس کا انجام ان کے حق میں صحیح نہیں ہوتا جب تک تو وہ ورزش کرتے رہتے ہیں ان کی زائد کیلوریز خرچ ہوتی رہتی ہیں مگر عمر کے بعض حصوں میں جب ذمہ داریاں پڑنے پر ورزش کے لئے وقت نہیں ملتا تو چونکہ وہ لوگ زیادہ کھانے کے پہلے ہی عادی ہوتے ہیں بسیار خوری ان کی فطرت کا حصہ بن چکی ہوتی ہے لہٰذا ورزش کے لئے اپنی عدم فرصت کے باعث کئی ایک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص موٹاپا' قبض' گیس' جوڑوں کا درد' امراض قلب اور ذیابیطس (شوگر) وغیرہ۔

بسیار خوری کے علاوہ ایک بات جو ہمارے دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ باڈی بلڈنگ کرنے والے نوجوانوں کا مرغن و محرک غذاؤں کا کثرت استعمال ہے۔ بعض نوجوان اپنے مسلز بنانے کی خاطر انڈے گوشت' قیمہ' کباب اور مسالحہ جات اکثر اور بہت زیادہ مقداروں میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ وہ غذائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں نوجوانوں کے لئے غیر مفید قرار دیا ہے۔ نوجوانوں کو اس عمر میں کافوری غذائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کافوری غذاؤں سے مراد ایسی سرد اور مسکن غذائیں ہیں جو نفسانی خواہشات کو دبانے والی ہوں عموماً اس عمر میں بات بات پر غصہ و طیش آجاتا ہے جو بعض اوقات لڑائی جھگڑوں پر منتج ہوتا ہے۔ غیر محرک غذاؤں کے استعمال سے نہ صرف نفسانی خواہشات دبتی ہیں بلکہ غصہ اور بے جا قسم کے جذبات بھی مغلوب ہو جاتے ہیں کافور کفر سے ہے اور کفر کے معنی دبانے' ڈھانکنے اور چھپانے کے ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر بعض بزرگان سلف نے اپنے عہد شباب میں نہ صرف ایسی غذاؤں کا استعمال کیا بلکہ کافور کو مداومت کے ساتھ استعمال کیا۔

نوجوانوں کے لئے غیر محرک نباتاتی غذائیں انہیں باڈی بلڈنگ کے مقصد سے احسن رنگ میں ہمکنار کر سکتی ہیں۔ صرف بات یہ ہے کہ اس کے لئے کچھ وقت زیادہ درکار ہوتا ہے۔ جبکہ حیوانی محرک غذاؤں کے استعمال سے یہ مقصد بسرعت حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حیوانی محرک غذاؤں کے نتائج کئی لحاظ سے منفی برآمد ہو سکتے ہیں۔ نباتاتی غذاؤں میں کچے چنے ابال کر کھانا' دالیں و اناج مع چھلکا کھانا اور پھل و سبزیاں بکثرت کھانا مفید ہے۔ جبکہ حیوانی غذاؤں میں دودھ' دہی' مکھن' اور کبھی کبھار گوشت اور کچا انڈا مناسب مقدار میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نوجوانوں کو مطلوبہ کیلوریز حد اعتدال کے اندر رہ کر حاصل کرنی چاہئیں اور گھر میں جو کچھ مل جائے چھینا جھپٹی کے ساتھ نہیں اڑا لینا چاہئے اس طرح ان کے دوسرے گھر والے منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔ اور باڈی بلڈرز اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کس طرح اچھی اور اعلیٰ غذا کسی نہ کسی رنگ میں غصب کر لی جائے۔ یہ عادت جب ان کی فطرت کا حصہ بن جاتی ہے تو عملی اور ازدواجی زندگی میں انہیں نہ اپنے بچوں کی فکر ہوتی ہے نہ بیوی کی۔ ان کی زیادہ سے زیادہ فکر اپنے پیٹ تک ہی محدود ہوتی ہے۔ عمر کے اس حصے میں ان کی چھینا جھپٹی اور لڑائی جھگڑا اور بد سلوکی کا ماحول گھر کے اندر تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن یہ وہ بدعادات و بد خصوصیات ہیں جو

Habit is the second nature

کے تحت جب ان کی فطرت کا روپ دھار لیتی ہیں تو وہ نہ صرف اپنے گھر کے لئے ایک مضر انسان بنتے ہیں بلکہ گھر سے باہر بھی معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔

بعض باڈی بلڈر بہت ہی عجلت کار دیکھے گئے ہیں وہ ایک ہی روز میں مسٹر آرنلڈ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سخت ورزشیں دیر تک کرتے ہیں اور ساتھ ہی خوراک کی بھی بھرمار کر دیتے ہیں۔ ایسے باڈی بلڈر صحت کا زیاں کرتے ہیں اور تھوڑے ہی دنوں میں بور ہو کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ کام وہی اچھا ہوتا ہے جو مسلسل ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جس میں دوام پایا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ ایسے باڈی بلڈرز درج ذیل اقوال کو ہمیشہ پس نظر رکھیں۔

Excessof every thing is bad. Slow and steady wins the race. Rome was not built in a day

پس آخر میں اس احسن مشغلہ کے حوالہ سے ہماری گزارش ہے کہ اس کے اعلیٰ اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے مذکورہ ہدایات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔ کیونکہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے ساتھ وابستہ ہے۔

اسے کہو کوئی جا کر کہ یوں ستائے نہیں
بھلائے بیٹھا ہے ہم کو تو یاد آئے نہیں

دیئے جو تم نے جلائے تھے وہ بجھائے نہیں
جو وعدے تم سے کئے تھے ابھی بھلائے نہیں

ٹپک رہا ہے لہو تار تار جذبوں سے
کہاں کہاں ترے ہاتھوں سے پھول کھائے نہیں

گو آسمان بھی اترے زمین بن بن کر
کہو گے تم کہ کوئی راہ بھی سجھائے نہیں

بلک پڑے ہو فقط دیکھ کے یہ عریانی
ابھی تو روح کے گھاؤ تمہیں دکھائے نہیں

وہ معتبر بھی تو دیکھو ہے نوکِ خنجر پر
مری ہی خاک کو کیوں پھر کوئی اڑائے نہیں

منیبؔ خُو ہے مری آسماں میں مسکن ہے
میں گر بھی جاؤں تو کیا وہ مُجھے اٹھائے نہیں

احمد منیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

اسرائیل کے مزید امن دشمن اقدامات

امریکہ کی وزیر خارجہ مسزمیڈلین البرائٹ کے دورے کے دوران ان کی کوششوں کے نتیجہ میں اسرائیل نے آمادگی ظاہر کی تھی کہ بیت اللحم میں مزید یہودی بستیاں نہیں بسائی جائیں گی۔ اور اس سے پہلے امریکی نمائندہ ڈینس راس سے بھی اسرائیل کی حکومت نے ایسے ہی وعدے وعید کئے تھے لیکن اب اچانک اسرائیلی وزیراعظم تین یاہو نے فلسطینی علاقے میں یہودیوں کے لئے 300 مکانات تعمیر کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ جس سے امن مذاکرات کو شدید دھچکا لگا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اب یہ عمل بالکل ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ مغربی مبصرین بھی اسرائیل کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اسے امن کی راہ میں بڑی رکاوٹ قرار دے رہے ہیں۔ دریں اثنا اسرائیلیوں نے عربوں کے لئے بنائے مکانات منہدم کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے اور اب تک 109 مکان گرائے جا چکے ہیں۔ فلسطینیوں کے مکانات پر زبردستی قبضہ کرنے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور فلسطینیوں کے احتجاج کے باوجود ان میں سے کوئی بھی مکان واپس ان کے جائز اور قانونی مالکان کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

دریں اثنا فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے فلسطین کے دورے پر آئے ہوئے ایک امریکی نمائندے سے کہا ہے کہ اسرائیل اپنے وعدے اور اپنی ذمہ داریوں پورا کرنے سے گریز کر رہا ہے اور اسرائیل کے ان اقدامات کیا وجہ سے امن مذاکرات کا معاملہ ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسرائیل کی طرف سے کئے گئے جارحانہ اور سراسر غیر قانونی اقدامات کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ ہم تو امن چاہتے ہیں لیکن اسرائیلی وزیراعظم اس عمل کو بالکل ختم کر دینا چاہتے ہیں انہوں نے اعلان کیا کہ اسرائیل کے زیر کنٹرول علاقے میں جو بھی حملے ہوتے ہیں ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ سارا معاملہ اسرائیل کا اپنا اندرونی معاملہ ہے۔ اس لئے ان حملوں کے رد عمل کے طور پر فلسطینیوں کے خلاف کوئی بھی اسرائیلی اقدام قابل قبول اور جائز نہیں۔

000

بھارت میں کرپشن

نرسیما راؤ بھارت کے 1991ء سے 1996ء تک وزیراعظم رہے اور ان کا شمار گزشتہ عشرہ میں اپنے ملک کے صف اول کے سیاست دانوں میں ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے اپنے دور حکومت میں اقتصادی اصلاحات رائج کی تھیں اور موجودہ مخلوط حکومت بھی ان پر عمل کر رہی ہے۔

ان کے خلاف کچھ عرصہ قبل بعض الزامات عائد کئے گئے لیکن عدالت کی طرف سے ان کو ان الزامات سے بری کر دیا گیا۔ لیکن جلد ہی ان پر کرپشن اور سازش کے الزامات میں مقدمات دائر کر دئے گئے۔ عدالت نے ان مقدمات کے سلسلے میں ان پر فرد جرم عائد کر دی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے 1993ء میں پارلیمنٹ کے اپوزیشن ارکان کو رشوت دی تھی تاکہ عدم اعتماد کی قرار داد مسترد کرائی جا سکے۔ اور اپنی اقلیتی حکومت کو بچایا جا سکے۔

نرسیما راؤ نے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ اسی سلسلے میں ان کے ساتھ دیگر 19 دوسرے سیاست دان اور سرکاری حکام بھی ملوث ہیں۔ لیکن انہوں نے بھی نرسیما راؤ کی طرح ان الزامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ ان کے خلاف ایک اور کرپشن سکینڈل کی تحقیقات بھی ہو رہی ہے۔ بتایا گیا کہ جب نرسیما راؤ اور دوسرے ملزم عدالت میں پیش ہوئے تو عدالت کے باہر پولیس اور کمانڈوز کا سخت پہرہ لگایا گیا تھا۔

000

بنگلہ دیش میں ہڑتال

بنگلہ دیش کے دارالحکومت میں اپوزیشن نیشنل پارٹی کی اپیل پر ہڑتال کی گئی۔ اس ہڑتال کی اپیل اپوزیشن لیڈر خالدہ ضیاء نے کی تھی۔ پہلے پندرہ ماہ کے دوران بنگلہ دیش میں یہ پانچویں احتجاجی ہڑتال تھی یہ ہڑتالیں جلسہ جلوسوں پر عائد پابندیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر کی گئی ہیں۔ ڈھاکہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی خالدہ ضیاء کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے ہڑتالیں کی گئیں۔ اور اکثر شہروں میں روز مرہ کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ سکول دکانیں اور اکثر کاروباری ادارے بند رہے۔ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ بھی بند رہی اور لوگوں کو اپنے کاموں کے لئے تمام دن پیدل سفر کرنا پڑا۔ البتہ کہیں کہیں رکشے نظر آ رہے تھے۔

حکومت نے بھی اس موقع پر ہر قسم کی ایمرجنسی سے نبٹنے کے لئے ڈھاکہ میں اپنی فورسز ہر جگہ متعین کر رکھی تھیں۔ جن کی تعداد پانچ ہزار سے کم نہ تھی۔ جو کہ حکومت کے اعلان کے مطابق حفاظتی مقصد کے لئے متعین کئے گئے تھے۔

ہڑتالی کارکنوں نے بہت سی سڑکوں اور گلیوں میں آمد و رفت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں۔ ہڑتالی کارکنوں نے پولیس کے ایک دستہ پر ایک دستی بم پھینک دیا جس سے دو پولیس والے زخمی ہو گئے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور اس کے بعد آنسو گیس پھینکی۔ پولیس کے لاٹھی چارج کے نتیجہ میں تین سو مظاہرین زخمی ہو گئے۔

بنگلہ دیش کے صدر شہاب الدین احمد نے اپیل کی تھی کہ ہڑتال نہ کی جائے لیکن ان کی اپیل مسترد کر دی گئی۔ بہرحال صدر نے ڈھاکے کے میئر محمد حنیف کو کہا ہے کہ وہ تمام جماعتوں کو مذاکرات پر آمادہ کریں۔ تاکہ مذاکرات کے ذریعے تنازعہ ختم کیا جا سکے۔

000

اسلحہ کی دوڑ

ساری دنیا میں بدامنی اور بداعتمادی کے نتیجہ میں اسلحہ کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے اور اس کا سارا فائدہ چند بڑے بڑے ملکوں کو ہو رہا ہے۔ امریکی کانگریس کے ایک جائزے کے مطابق 1996ء میں اکتیس ارب 80 کروڑ ڈالر کی مالیت کے اسلحہ کی فروخت کی گئی۔ اس دوڑ میں امریکہ سب سے اول رہا اس نے ساڑھے گیارہ ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا دوسرے نمبر پر برطانیہ رہا جس نے چار ارب ساٹھ کروڑ ڈالر کے ہتھیار برآمد کئے۔ جبکہ روس تیسرے نمبر پر آیا جس نے ایک ارب ساٹھ کروڑ ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا۔

خریدنے والوں میں بھارت سرفہرست رہا بھارت نے کل ڈھائی ارب ڈالر کے ہتھیار خرید کر دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہتھیار خریدنے کا اعزاز حاصل کیا۔ جبکہ مصر نے دو ارب چالیس کروڑ کے ہتھیار درآمد کئے۔ سعودی عرب ایک ارب 90 لاکھ ڈالر کے ہتھیار خرید کر تیسرے نمبر پر رہا۔ جبکہ جنوبی کوریا نے ایک ارب بیس کروڑ ڈالر کے ہتھیار خریدے اور چوتھے نمبر پر رہا۔

اس جائزے کے مطابق روسی اسلحے کے بڑے خریدار بھارت اور چین تھے۔ ترقی پذیر ممالک کو ہتھیار فروخت کرنے کے سلسلے میں چین دوسروں سے آگے ہے۔ لیکن امریکی کانگریس کے اس جائزے میں پاکستان کا کہیں ذکر نہیں کہ وہ اسلحہ کی دوڑ میں کس مقام پر کھڑا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے اسلحے کی خرید و فروخت کے اعداد و شمار اس قدر معمولی ہیں کہ ان کے ذکر کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

000

بچوں کی ویڈیو گیمز

ایک برطانوی اخبار میں مانچسٹر کی میٹروپولیٹن یونیورسٹی کے عمرانیات کے ماہر ڈاکٹر پرکن سن کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ویڈیو گیمز بچوں کو تشدد پسند اور جنسی بے راہ روی کا شکار کر رہی ہیں ان کھیلوں میں جو حرکات دکھائی جاتی ہیں وہ اگرچہ بچوں کی سمجھ سے بالا ہوتی ہیں تاہم وہ انہیں اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سروے میں جو کہ 13 سال سے 16 سال کے لڑکوں اور لڑکیوں پر کیا گیا یہ معلوم ہوا کہ بچے ویڈیو گیمز کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ وہ ہفتے میں 30 گھنٹے یہ گیمز کھیلتے ہیں اور ان کا یہی جنون بعد ازاں انہیں تشدد پسند بنا دیتا ہے۔

000

بنگلہ دیش میں چکمہ قبائل کی بغاوت کا خاتمہ

بنگلہ دیش کے مشرقی بارڈر پر بسنے والے بوڈو قبائل کے ساتھ حکومت کی 20 سالہ مسلسل جنگ کا فیصلہ ایک معاہدے کے ذریعے ممکن ہوتا نظر آتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت قبائل کو 1970ء کے بعد سے غیر قانونی طور پر مقبوضہ زمینیں واپس کر دی جائیں گی۔ فوج واپس اپنی بیرکوں میں چلی جائے گی اور اسکے عارضی کیمپ ختم کر دئے جائیں گے۔ چکمہ اور دوسرے قبائل ان بنگالیوں سے جھگڑا نہیں کریں گے جنہیں حکومت نے قانونی طور پر وہاں آباد کیا ہے۔ ان قبائل کے پاس پانچ ہزار لڑاکا گوریلوں کی فوج ہے جو اس علاقے میں بسنے والے آبادکار بنگالیوں پر حملے کرتی رہتی ہے۔ ان قبائل کے چیف کا نام شانتو رما ہے۔ انہوں نے اس معاہدے پر صاد کیا ہے اور وہ ڈھاکے سے واپس جاکر اپنی قوم کے سامنے اسکی تفصیلات رکھیں گے۔ اور ان کو اس کی افادیت کا قائل کریں گے۔ 1976ء سے لے کر اب تک دونوں طرف سے کئی ہزار افراد اس دہشت گردی کا شکار ہو چکے ہیں۔ دراصل یہ جھگڑا اس وقت شروع ہوا جب 1960ء میں ان قبائل کے علاقے انگامتی میں پہلا ہائیڈرو الیکٹرک ڈیم ان کی مرضی کے بغیر بنایا گیا۔ اور اس کی وجہ سے ایک لاکھ قبائلی اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے اور بعد میں ان کو انکی وعدہ شدہ رقوم بھی ادا نہ کی گئیں۔ یہ لوگ مجبوراً جنگلوں اور پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ اور اس طرح سے اس بے انصافی کے نتیجہ میں ایک مسلسل جنگ کا آغاز ہوا۔

مزید بے انصافی یہ کی گئی کہ میدانوں سے تقریباً دو لاکھ بے زمین بنگالیوں کو لا کر یہاں آباد کیا گیا۔ جس سے آبادی کا تناسب ہی بگڑ گیا جہاں پہلے ان بنگالیوں کی تعداد صرف 12 فیصد تھی اب ان کی تعداد 49 فیصد ہے۔

بنگلہ دیش نے اپنی ستر ہزار فوج شانتی باہنی کے پانچ ہزار گوریلوں کا مقابلہ کرنے کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ ان گوریلوں کے پاس نہ تو ڈھب کے ہتھیار ہیں اور نہ ہی کپڑے وہ صرف جذبہ کے سر پر ہی اپنی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ان گوریلوں کے اصل ٹھکانے بھارت کی ہمسایہ ریاست تری پورہ میں ہیں جہاں سے وہ بھارت سے مدد اور پناہ حاصل کرتے تھے۔ لیکن حسینہ واجد کی حکومت آنے سے بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں سرد مہری ختم ہو رہی ہے اور نئی حکومت نے بھارت سے کئی معاہدے کئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بھارت کی حکومت ان قبائلیوں کو اپنے ملک سے نکال دے گی اور ان کی کسی قسم کی مدد نہیں کرے گی۔ کہا جاتا ہے کہ اس معاہدے کے نتیجہ میں قبائلی لوگ بھی صلح پر آمادہ ہو گئے ہیں اور اب وہ اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کچھ زمین دینے کے بدلے اگر حکومت ان کے علاقے میں خود مختار کونسل کو اختیارات دے دے جسکے لئے بنگلہ دیش حکومت تیار ہے تو کیا یہ سودا بہتر نہیں ہوگا۔

000

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

فائز محمود ابن طارق محمود چیمہ ربوہ

معظم احمد ابن مظفر احمد دلاور ربوہ۔

اسامہ وحید ابن عبد الوحید خان بھون ضلع چکوال

شمیم احمد ولد نسیم احمد لاہور

فضل اللہ منیب ابن فرید احمد خرم ربوہ

نعمانہ سفیر بنت سفیر احمد مرل ضلع سیالکوٹ

مصور احمد ابن مشیر احمد نارووال شہر

سمیرا دانیال بٹ بنت ناصر محمود بٹ لندن

مائرہ گلزار بنت ڈاکٹر گلزار احمد ربوہ

فوزیہ محمود بنت خالد محمود ربوہ حال جرمنی

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا حبیب صاحب محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ کی اہلیہ محترمہ دس روز سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ چھوٹے اپریشن سے بچی کی ولادت ہوئی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے زچہ وبچہ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم خالد محمود مجاہد صاحب ریٹائرڈ پاک آرمی ان دنوں سخت بیمار ہیں اور ملٹری ہسپتال سرگودھا کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رفیع احمد خان صاحب حال جرمنی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینیجمنٹ اکاؤنٹس آف پاکستان (ICMAP) نے اپنے پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا کم از کم گریجویٹ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ درخواست فارم ICMAP کے کراچی' حیدر آباد' اسلام آباد' لاہور' پشاور' کوئٹہ' فیصل آباد' ملتان' میرپور (آزاد کشمیر) سنٹرز سے یکم اکتوبر 97ء سے دستیاب ہونگے۔ ٹیسٹ فیس 600 روپے ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23- نومبر 97ء ہے۔ بحوالہ روزنامہ ڈان مورخہ 28- ستمبر 97ء

(نظارت تعلیم)

گمشدہ

○ مکرم عبد الشکور صاحب حامد کا ڈرائیونگ لائسنس جس میں اکیس سو روپے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور کچھ دیگر کاغذات تھے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

○ ایک چھوٹا پرس زنانہ ملا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر دفتر ہذا سے وصول کر سکتا ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 2- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔سٹیو اور نرگسی کوفتے
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 ترکی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ترکی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ۔نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ سندھی زبان خطبہ فرمودہ 96-1-19
12-00 کوئز پروگرام تاریخ احمدیت حصہ 15۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ۔سٹیو اور نرگسی کوفتے۔
3-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات۔ سیشن 36- (94-7-13) حصہ اول۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 روسی پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 جرمن سروس۔

بقیہ صفحہ 4

بصورت کرایہ مکان از یکم مئی 97ء مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بیگم محلہ دار الشکر ربوہ گواہ شد نمبر1 عبد الستار ولد محمد سردار محمد صاحب دار الشکر ربوہ گواہ شد نمبر2 منظور احمد محلہ دار الشکر ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ باوثوق ذرائع کے مطابق 5- اکتوبر کو ہونے والے قومی اسمبلی کے مجوزہ اجلاس میں حکومت ججوں کی تعداد کم کرنے کا بل لانے کی بجائے ججوں کی ریٹائرمنٹ کی مدت کم کرنے کا بل لانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ جس بل کی منظوری سے متعدد سینئر جج اپنی مقررہ مدت سے قبل ریٹائر ہو جائیں گے۔ قانون قومی اسمبلی کے بعد سینٹ اور صدر مملکت سے منظور کرالیا جائے گا۔ مجوزہ بل کے بارے میں حتمی فیصلہ وزیر اعظم کی زیر صدارت پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں ہو گا۔

○ وفاقی حکومت نے قبل از وقت ریٹائرمنٹ اور گولڈن ہینڈ شیک سکیم کی تفصیلات اور وضاحتوں کا اعلان کر دیا ہے تمام وفاقی محکموں کے ماتحت اداروں اور کارپوریشنوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ درخواستوں کی منظوری کا اختیار محکمہ کے سربراہ کو ہو گا۔ سکیم مسلح افواج یا ان یونٹوں پر لاگو نہیں ہو گی جن کی نجکاری کی گئی ہے۔ 30 برس سے زیادہ ملازمت کرنے والوں کو 30 سال بعد ہر برس کے عوض دو فیصد اضافی مراعات ملیں گی۔ سرکاری رہائش گاہوں میں مقیم پرائیویٹ سیلف ہارڈ والوں کو مکانات میں ایک سال تک رہنے کی اجازت ہو گی۔

○ ایرانی کیڈٹوں کی ہلاکت کے بارے میں حکومت ایران نے خود تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ایرانی ٹیم اسلام آباد پہنچ چکی ہے۔ ریڈیو تہران نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی حکومت نے کیڈٹوں کی ہلاکت کے بارے میں کوئی رپورٹ ہمارے سفارتخانہ کو نہیں دی۔ ٹیم کے ارکان نے جائے حادثہ کا معائنہ کیا ہے۔ مقتول ایرانی افسروں کی جائے رہائش سے آمدورفت کے راستوں اور علاقے کی سیکیورٹی کا بھی جائزہ لیا۔

○ اوکاڑہ کے ایک گاؤں میں پولیس نے ایک پرائمری سکول ٹیچر پر نشہ کا الزام لگا کر مک مکا کی کوشش کی۔ بعدہ اس پر وحشیانہ تشدد کیا۔ اور پھر اپنے بچاؤ کے لئے اسے بے ہوش کر کے بس کے آگے پھینک دیا۔ جس سے وہ کچل کر ہلاک ہو گیا۔

○ اخباری اطلاعات کے مطابق بجلی کی قیمتوں میں 20 فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ سب سے زیادہ 200 یونٹ بجلی استعمال کرنے والے چھوٹے صارفین متاثر ہوں گے۔

○ ملکہ برطانیہ الزبتھ 7- اکتوبر 1997ء کو پاکستان پہنچیں گے۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کے علاوہ فیصل مسجد بھی جائیں گی۔ 8- اکتوبر کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گی۔ اسی روز ملکہ راولپنڈی میں پاکستان جنوبی افریقہ کے درمیان کرکٹ میچ دیکھیں گی۔ اور 9- اکتوبر کراچی میں مزار قائد پر حاضری دیں گی۔ اسی روز شام کو لاہور شاہی قلعے میں وزیر اعظم ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیں گے۔ اور پھر مری میں دو دن گزاریں گی۔ ملکہ برطانیہ کا یہ دوسرا دورہ پاکستان ہے۔ پہلی مرتبہ 1961ء میں آئی تھیں۔

○ بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ میزائل پروگرام جاری رہے گا ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔ امریکہ نے بھارت کے خلاف پابندیاں عائد کیں تو یہ امریکہ کے مفاد میں نہیں ہو گا۔

○ اخبار "ہندوستان ٹائمز" نے اپنے تجزیئے میں لکھا ہے کہ نواز شریف کی عدم جارحیت کی تجویز کا گجرال نے جواب نہ دے کر موقعہ ضائع کر دیا ہے۔

○ ساہیوال میں آسمانی بجلی گرنے سے لڑکی سمیت دو افراد ہلاک ہو گئے اور آٹھ بکریاں زندہ جل گئیں۔

○ سکردو میں بھارتی فوج کی بلا اشتعال گولہ باری سے تین شہری شہید اور سات زخمی ہو گئے ہیں۔

○ ٹیکس نادہندگان کے خلاف اپریشن اکتوبر کے آخری ہفتے میں شروع ہو جائے گا۔ 15- اکتوبر تک گوشواروں کی جانچ پڑتال کا کام ہو گا۔ پانچ فیصد گوشواروں کا آڈٹ ہو گا۔ غلط بیانی پر سی بی آر نوٹس جاری کرے گا۔

○ وفاقی حکومت کی زیر ہدایت سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے تنخواہ دار ٹیکس گزاروں سے ان کی آمدن پر سال کے بعد ٹیکس وصول کرنے کا طریق ختم کر کے ماہانہ وصولی کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ جس پر رواں مالی سال میں عمل درآمد ہو گا۔

○ محکمہ سوئی گیس میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت کے 621 ملازمین برطرف کر دیئے گئے۔ برطرف ہونے والے ملازمین نے ریگل چوک میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اور ٹریفک بلاک کر دی۔

○ لاہور کی مال روڈ پر ڈاکوؤں نے منی چینجر سے 10 لاکھ روپے لوٹ لئے ہیں۔ الفلاح کے سامنے کرنسی کا کاروبار کرنے والی دوکان پر چھ نوجوان گاہک بن کر آئے اور اسلحہ نکال لیا۔ گن مین کو غیر مسلح کر کے دراز میں موجود ملکی و غیر ملکی کرنسی نکال لی۔ اور عملے کو باورچی خانے میں بند کر کے فرار ہو گئے۔

○ جی ٹی روڈ پر (شیخوپورہ ڈسٹرکٹ) کی حدود میں نقاب پوش مسلح ڈاکوؤں نے درجنوں محنت کشوں سمیت اسلام آباد سے آنے والی مسافروں سے بھری کوچ لوٹ لی ہے۔

○ پی۔ آئی اے کے ریفرنڈم میں ائرلیگ نے واضح کامیابی حاصل کر لی ہے۔ آخری نتائج کے مطابق ائرلیگ نے 436 اور پیپلزیونٹی نے 334 ووٹ حاصل کئے اور پیاسی نے 56 ووٹ حاصل کئے۔

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری بورڈ لاہور کے رزلٹ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ 46 فیصد رہا۔ 53 ہزار طلباء نے امتحانات میں حصہ لیا جن میں سے صرف 24 ہزار پانچ سو امیدوار کامیاب ہوئے اور 28 ہزار امیدوار فیل ہو گئے۔

○ بہاولپور بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ 72 فیصد امیدوار ناکام ہو گئے ہیں۔

○ لاہور ڈرائی پورٹ پر کروڑوں کی خوردبرد کا انکشاف ہوا ہے۔ 9 پولیس اہلکاروں سمیت 11- افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

○ امریکی حکومت کے پریس سیکرٹری مائیک میکرون نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں مصالحت کا وقت آگیا ہے۔ یہ بات انہوں نے واشنگٹن میں امریکی اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران کہی۔ وہ پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی صدر کلنٹن سے ملاقاتوں کے بارے میں تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ پاک بھارت وزرائے اعظم نے کلنٹن سے ملاقاتوں میں بعض امید افزاء تجاویز پیش کی ہیں جن سے دونوں ملکوں کے اختلافات طے کرنے اور خصوصاً مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے میں مدد ملے گی۔

○ ایس پی خانیوال کی قیادت میں پولیس کی بھاری نفری نے لشکر جھنگوی کی زیر نگرانی ریموٹ کنٹرول بم اور گولہ بارود بنانے والے مکان پر چھاپہ مار کر بھاری مقدار میں بارود اور استعمال ہونے والے کیمکل برآمد کر لئے ہیں۔ یہ کنٹرول بم اور گولہ بارود خانیوال شہر سمیت پنجاب کے کئی شہروں میں دہشت گردی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

○ جی سی پی میں گھپلے کرنے والے افسر معطل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے ہیڈ ڈویژن میں خوردبرد کے معاملات احتساب سیل کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی بھتیجی فاطمہ بھٹو نے کہا ہے کہ وہ سیاست کے میدان میں آئیں گی۔

○ فوج مردم شماری کی نگرانی نہیں صرف عملہ کی معاونت کرے گی۔ مردم شماری کے لئے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ بلوچستان میں 12- ہزار ملازمین خصوصی تربیت لے رہے ہیں۔ ان میں زیادہ تر اساتذہ ہیں۔ جنہیں ایک ماہ کی اضافی تنخواہ دی جائے گی۔

○ سرحد اسمبلی کے 6 ارکان نے آزاد گروپ بنا لیا ہے۔ اور غیر جانب دار رہنے کا اعلان کیا ہے۔

○ جمیعت علماء اسلام کے مرکزی سرپرست مولانا محمد اجمل نے کہا ہے کہ حکومت اسرائیل کو تسلیم کرنے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ لیکن عوام ایسے کسی فیصلے کو قبول نہیں کریں گے۔

تبصرہ و تعارف

○ آئندہ صرف ایسی نئی کتابوں پر تبصرہ و تعارف شائع کیا جائے گا جن کی مصنف خود دو کاپیاں ادارہ الفضل کو ارسال کرے گا۔

(ادارہ)

خوشخبری
"ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل"
کتاب کی ایک کاپی مفت حاصل کرنے کے طریقہ کار کیلئے رابطہ کریں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون 212399

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام/30، 60 گرام/90، 100 گرام/150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379